سبق نمبر: ۱۴ عنوان: ہماری تاریخ

سوال نمبر ۱: الفاظ معنی: Page-No: 92

سوال نمبر ۲: جوابات:

(۱) نظم کے مطابق ہندوستان میں مختلف تہوار خوشی، امن، اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر منائے جاتے تھے۔

(۲) اجنبی ہاتھوں سے شاعر کا مطلب ہے سامراجی حکومت۔

(۳) ہماری تاریخ کو چالاک سیاست سے بدل دیا گیا۔

(۴) ہمارے ملک کی تاریخ دل جوئی، دل داری، اخوت اور رواداری کی رہی ہے۔

(۵) آزادی ملنے کے بعد ہم خود کو بہت خوش محسوس کرتے ہیں۔ انگریزوں نے تعصب کے جو اندھیرے پھیلائے تھے ان اندھیروں سے ہم نکل آئے ہیں اور ہمارے ذہن آزاد ہو گئے ہیں۔

(۶) شاعر نے آخری بند میں ایکتا کی یہ پہچان بتائی ہے کہ لوگوں کے فکر و عمل اور یقین ایک ہیں، ان کی زمین ایک ہے اور ان کا وطن ایک ہے۔

سوال نمبر ۳: نیچے لکھے ہوئے بند کو مکمل کیجیے (نیچے جوابات دیے گئے ہیں) Page-No: 93

(i) تاریخ (ii) اپنا (iii) نہ اٹھا (iv) نانک

سوال نمبر ۴: نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے: (Page-No: 93)

اس سوال کا جواب خود لکھیے۔

سوال نمبر ۵: ان لفظوں کی جمع لکھیے: (Page-No: 94) (نیچے جوابات لکھے ہوئے ہیں)

(i) نعمات (ii) افرنگ (iii) افکار (iv) اعمال (v) جذبات

سوال نمبر ۶: تشریح:

حوالہ: نظم "ہماری تاریخ" جاں نثار اختر کی لکھی ہوئی ہے جس میں شاعر نے ہمارے وطن کی تاریخ کے چند پہلو اجاگر کئے ہیں۔

(۱) نظم کے اس پہلے بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ انگریزی حکومت سے پہلے گھر گھر میں بغیر کسی تنگ نظری کے دیوالی کے تہوار پر دیے جلتے تھے۔ سب لوگ مل جل کر ہی دیوالی اور ہولی جیسے خوشی کے تہوار دھوم دھام سے مناتے جاتے تھے اور ہر تہوار سب کے لئے خوشیاں لے کر آتا تھا۔

(۲) اس بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ انگریزی حکومت نے اس ملک میں اپنی چالاک سیاست کے سبب سے لوگوں کے دلوں سے پیار و محبت کے جذبات نکال کر انہیں ایک دوسرے سے نفرت اور عداوت کرنا سکھایا ہے۔ انہوں نے "پھوٹ ڈالو حکومت کرو" کی پالیسی اپنائی۔

(۳) شاعر اس بند میں اپنے وطن سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے میرے وطن ہم مل کر سنہری تاریخ تحریر کریں گے، کیونکہ تمہاری اصلی تاریخ محبت، بھائی چارے اور دلوں کو جوڑنے کی اور وفاداری کی تاریخ ہے اور ہم اپنی اسی تاریخ کو پھر سے ہم دہرائیں گے۔

(۴) اس بند میں شاعر وطن کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہماری تاریخ مشترکہ تہذیب کی مبنی تھی جس کا حصہ قرآن کریم پڑھنے والے بھی تھے اور گیتا پڑھنے والے بھی یعنی یہ ہندو مسلمانوں کی مشترکہ تاریخ و تہذیب تھی جو امن، دوستی اور ظلم و زیادتی نہ کرنے کا سبق دیتی ہے دنیا میں ہمارے مقابلہ میں کوئی گوتم، چشتی یا نانک جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔

(۵) شاعر اس بند میں فرماتے ہیں کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد لوگ آزاد ہو گئے، ان کے ذہن آزاد ہوئے ہیں۔ انگریزوں کے پھیلائے ہوئے تنگ نظری اور نفرت کے گھیرے سے باہر نکل آئے ہیں اور اب لوگ خود کو آزاد محسوس کرتے ہیں۔

(۶) نظم کے اس آخری بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اتحاد و اتفاق، ان کا مرکز و محل ایک ہے، ان کی زمین، ان کا وطن ایک ہیں اور شاعر یہ پوچھ رہا ہے کہ کون ہے وہ جو پوچھ رہا ہے کہ ہم ایک نہیں ہیں جبکہ ہم سب ایک ہے اور متحد ہیں

سبق نمبر: ۱۸ — عنوان: کمپیوٹر کا ارتقائی سفر

سوال نمبر۱: الفاظ معنی: Page-No: 108

سوال نمبر۲: جوابات:

(۱) کمپیوٹر ایک ایسی مشین کو کہا جاتا ہے جو حساب لگانے کا کام کرتی ہے

(۲) کمپیوٹر سے بہت سارے کام کیے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر جوڑ اور گھٹا لو کرتی ہی ہے، اس کے علاوہ اور بہت سے کام بھی اس سے کیے جاتے ہیں۔ آج کل بڑے بڑے ہوائی جہاز بھی کمپیوٹر سے اڑائے جاتے ہیں اور انسان چاند پر بھی کمپیوٹر کی مدد سے پہنچا ہے، ریڈیو ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، ریل گاڑیاں، چھاپہ خانے، اخبارات اور کون سی چیز ہے جس میں کمپیوٹر سے مدد نہیں لی جاتی۔

(۳) پہلا الیکٹرانک کمپیوٹر ۱۹۱۹ء میں بنا تھا۔

(۴) آج کے دور میں کئی قسم کے کمپیوٹر بنائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک قسم کو "ڈیجیٹل" یعنی ہندسوں کا کمپیوٹر اور دوسری قسم "اینالوگ" کمپیوٹر کہلاتے ہیں۔

(۵) ایک کمپیوٹر کو پانچ حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔ پہلا حصہ درآمد کا حصہ یعنی ان پٹ کا حصہ کہلاتا ہے۔ دوسرا حصہ ذخیرہ یا مال گودام کی طرح ہوتا ہے اسے کمپیوٹر کی یادداشت کہا جاتا ہے۔ تیسرا حصہ حساب کتاب والا حصہ ہے۔ چوتھا حصہ کنٹرول یونٹ کہلاتا ہے۔ پانچواں حصہ برآمد یا آؤٹ پٹ کہلاتا ہے۔

(۶) کمپیوٹر کی تیسری نسل کا استعمال سن ۱۹۶۰ء سے لیکر سن ۱۹۷۰ء تک رہا

سوال نمبر ۳: انسانی زندگی میں کمپیوٹر کی ضرورت اور اہمیت پر مختصر مضمون لکھیے۔ (اس سوال کا جواب آپ خود لکھیے)

سوال نمبر ۵: جواب لکھیے: (Page-No: 119) نیچے جواب دیا گیا ہے:

جواب: ڈیسک ٹاپ، لیپ ٹاپ، آئی پیڈ، ٹیبلٹ۔

سبق نمبر: ۲۰ — عنوان: اف! یہ ماحولیاتی آلودگی!

سوال نمبر ۱: الفاظ معنی: Page-NO. 120,121

سوال نمبر ۲: جوابات:

(۱) آلودگی کی مختلف شکلیں یہ ہیں: ہوا کی آلودگی، شور کی آلودگی، پانی کی آلودگی، اور زمین کی آلودگی۔

(۲) انسانی زندگی پر آلودگی کا بہت برا اثر پڑ رہا ہے دن بدن مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

(۳) کیمیاوی کھاد کا استعمال فصل کی پیداوار اور بڑھانے کے لئے کیا جاتا ہے اور کیڑا مار دوائیوں کا استعمال فصلوں کو زمینی کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

(۴) اناج اور سبزیوں کی زیادہ پیداوار کے لئے کیمیاوی کھاد کے ساتھ ساتھ کیڑا مار دوائیوں کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ یہ دوائی فصل کو بیماری اور زمینی کیڑوں سے محفوظ رکھنے کا کام انجام دیتی ہیں۔ لیکن ان کیڑا مار دوائیوں میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے ان دوائیوں کا کچھ حصہ سبزیوں میں ہی رہ جاتا ہے جب ان غذاؤں کا استعمال کیا جاتا ہے تو یہ زہر ہمارے جسم میں شامل ہو جاتا ہے اور بہت سی بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔

(۵) دھوئیں کو خطرناک کہا گیا ہے کیونکہ یہ ہوا کو آلودہ کرتا ہے اور سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور جب ہم سانس لیتے

Scanned with CamScanner

ہیں لہٰذا یہ آلودہ ہوا ہمارے اندر چلی جاتی ہے اور بہت سی بیماریوں کو پیدا کرتی ہے۔ اس کا دھواں سے ہماری آنکھوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

(۶) اوزون ایک ایسی گیس ہے جو سورج سے آنے والی خطرناک شعاعوں کو زمین تک نہیں آنے دیتی۔ یہ شعاعیں اس قدر خطرناک ہوتی ہیں کہ زمین تک پہنچ جاتیں تو جانداروں میں جلد کا کینسر پیدا ہو جائے اور کوئی جاندار زندہ نہ رہے گا

(۷) شور خطرناک قسم کا آلودگی اسلئے ہے کیونکہ شور ہمارے جسم کے اعضاء خاص کر کانوں اور دماغ پر برا اثر پڑتا ہے تیز شور کی وجہ سے کان کے پردے بھی پھٹ سکتے ہیں۔ اچانک کوئی اونچی آواز سن کر دھڑکن رک بھی سکتی ہے اور انسان مر سکتا ہے

(۸) آلودگی کم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں، جھیلوں، دریاؤں، تالابوں اور چشموں کے کناروں پر رہنے والی آبادی کو پانی کے ان وسائل سے ذرا دور بسایا جائے۔ کارخانوں سے نکلنے والے بے کار اور غلیظ مادوں کو کیمیاوی طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے۔ موٹر گاڑیوں میں ایل۔پی۔جی (LPG) یا سی-این-جی (CNG) کے استعمال کو یقینی بنایا جائے اور ایٹمی تجربات پر پوری طرح پابندی لگائی جائے۔

سوال نمبر ۳: اس سبق میں آپ نے یہ دو الفاظ پڑھے ہیں: (Page-No:121) جوابات

(i) خواہش: خواہشات (ii) اختیار: اختیارات (iii) ترقی: ترقیات

(iv) ممکن: ممکنات (v) سوال: سوالات۔

سوال نمبر ۴: نیچے لکھے ادھورے جملوں کو مکمل کیجیے: (Page-No:122) نیچے جوابات دیے گئے ہیں:

(i) دھواں اگلتی دوڑ رہی ہیں۔

(ii) جھنجھوڑ رہی ہے۔

(iii) بھرمار ہے۔

(iv) آلودگی کا شکار ہیں۔

(v) چھڑکاؤ بھی کیا جاتا ہے۔

(vi) ایک بڑھتا ہوا سیلاب ہے۔ دوسری طرف اس کی تباہ کاریاں ہیں۔

(vii) ٹھکانے لگایا جائے۔

سوال نمبر (۵) لکھیے: Page-No:122: نیچے جوابات دیے گئے ہیں:

(i) ہم دریائے جہلم کے پانی کو گندہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دریائے جہلم میں گندگی اور غلیظ چیزیں نہ ڈالیں

Scanned with CamScanner

اسکے اردگرد کنا روں پر رہنے والی آبادی کو پانی کے وسائل سے ذرہ دور بسایا جائے اور اسکو صاف و شفاف رکھنے کے لئے جامعہ اقدام اٹھائے جائے اور اس کے اردگرد مکان وغیرہ کی تعمیر پر پابندی لگائی جائے۔

(۲) ہم جہاں رہتے ہیں وہاں آس پاس میں پانی کے قدرتی وسائل بھی موجود ہیں۔ دریائے جہلم، جھیل ولر، جھیل ڈل، جھیل مانسبل اور ان وسائل سے دستیاب ہونے والے پانی ہم صاف رکھ سکتے ہیں۔ جس کے لئے ہمیں جامعہ اقدامات اٹھانے درکار ہیں۔ جھیلوں، دریاؤں، تالابوں، چشموں اور ندیوں کے اردگرد مکان وغیرہ کی تعمیر کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ گھروں اور کارخانوں سے نکلنے والا بے کار غلیظ مواد بھی پانی کے ان وسائل میں نہیں ڈالنا چاہیئے بلکہ اپنی طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے۔

سوال نمبر۴: مندرجہ ذیل عنوانات پر پانچ پانچ جملے لکھیے: Page-No: 123:

اس سوال کا جواب آپ خود لکھیے۔

سبق نمبر: ۲۱ — عنوان: راجا جامبھو لوچن

سوال نمبر۱: الفاظ معنی: Page-No: 127,128:

سوال نمبر۲: جوابات:

(۱) جامبھو لوچن بڑا فیاض اور سخی راجا تھا۔

(۲) شیر اور بکری والے واقع کی یادگار تب قائم کی گئی جب راجا جامبھو لوچن شکار کی تلاش میں بھٹک رہا تھا اور اس کی نظر ایک تالاب پر پڑی جہاں ایک شیر اور بکری دونوں ایک ساتھ مل کر پانی پی رہے تھے۔ اور راجا کو ان دونوں کو دیکھ کر حیرت ہوئی اور اس میں بھی ہمدردی کے جذبات امڈ آئے اور اس نے شکار کرنا ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔

(۳) شکار کے وقت راجا جامبھو لوچن نے جنگل میں یہ منظر دیکھا کہ ایک شیر اور بکری ایک ساتھ مل کر تالاب میں پانی پی رہے تھے۔

(۴) اس سبق میں یہ جو خاص واقع بیان کیا گیا ہے کہ راجا جامبھو لوچن شکار کی تلاش میں بھٹکتے بھٹکتے دور پہاڑ کی طرف جا نکلا اور اس کی نظر تالاب کی طرف پڑی تو دیکھا کہ ایک شیر اور ایک بکری بہت ہی پیار کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر پانی پی رہے ہیں۔ اور شیر جو بکری کو کھا جاتا ہے اتنے پیار کے ساتھ اس کے ساتھ مل کر پانی پی رہا ہے۔ اس منظر کو دیکھ کر اس کے دل میں ہمدردی کے جذبات امڈ

آئے اور بادشاہ راجا جاجھو لدجی نے ہمیشہ کے لیے منگا کرنا چھوڑ دیا۔

سوال نمبر ۳: درج ذیل الفاظ کا جمع لکھیے: نیچے جوابات لکھے گئے ہیں (Page.No:129)

(i) ادباء (ii) شعراء (iii) منادر (iv) مساجد (v) مناظر (vi) قصبات (vii) مقامات

سبق نمبر: ۱۹ عنوان: میرا وطن

سوال نمبر ۱: الفاظ معنی Page-No:111,112.

سوال نمبر ۲: جوابات:

(۱) شاعر نے نظم میں چڑیاں، طوطا، مینا، مور، کوئل، بلبل، قمری اور چکور جیسے پرندوں کا ذکر کیا ہے۔

(۲) دلکش چمکن وطن کو کہا گیا ہے۔

(۳) اس مصرعے سے یہ مراد ہے کہ جنت کو بھی میرے وطن پر فخر اور ناز ہے

(۴) اس نظم میں ہمارے وطن کی بہت سی خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے جیسے یہاں کے پرندوں، جھیلوں، جھرنوں، سرسبز پہاڑوں، یہاں کے ریگستانوں اور زرخیز زمینوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہے۔

(۵) اس نظم کے شاعر کا نام شفیع الدین نیئر ہے۔

(۶) اس نظم میں شاعر ہمیں یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے وطن کی ہر ایک چیز ہر ذرہ نرالا ہے اور دنیا میں کہیں پہ بھی ہمارے وطن جیسی مثال نہیں مل سکتی

سوال نمبر ۳: نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے (Page-No-113)

(اس سوال کا جواب آپ خود لکھیے)

سوال نمبر ۴: إملا درست کیجیے (Page-No-113) نیچے جوابات دیے گئے ہیں:

(i) فنکاریاں (ii) باغوں (iii) منظر (iv) وطن (v) سرسبز

سوال نمبر ۵: مصرع مکمل کیجیے (Page.No:113) کتاب سے دیکھ کر اس سوال کا جواب خود لکھیے

سوال نمبر ۶: واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے: (Page-No-113) جوابات ہے

(i) چڑیاں (ii) بلبلیں (iii) جھیلیں (iv) دریاؤں (v) جھرنے (vi) پہاڑ (vii) میوہ

سوال نمبر ۷: تشریح

حوالہ: یہ نظم "میرا وطن" شفیع الدین نیئر کا لکھی ہوئی ہے جس میں شاعر نے اپنے وطن کی خوبیوں کو بیان کیا ہے اور اپنے وطن کی تعریف کی ہے۔

Scanned with CamScanner

(i) نظم کے اس پہلے بند میں شاعر فرماتے ہیں کہ اس کے وطن میں طرح طرح کے خوشنما اور خوش آواز پرندے ہیں۔ جن میں چڑیا، طوطا، مینا، مور، کوئل، بلبل، قمری اور چکور قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ وطن میں جھیلیں، جھرنے اور دریا ہیں۔ جن کے پانی کا ترنم انسان کے دل و ذہن کو خوشی بخشتا ہے۔ وطن کے سرسبز جنگل اور پہاڑ بھی دل کو لبھاتے ہیں اور ان کے بےشمار فائدے ہیں۔ گویا شاعر کہتا ہے کہ اس کا وطن بہت خوبصورت ہے جس کو قدرت نے ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے

(ii) نظم کے اس دوسرے بند میں شاعر وطن میں موجود مزید نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن میں طرح طرح کے اناج میوے اور ترکاریاں اگتی ہیں۔ طرح طرح کے پھل اگتے ہیں اور پھول کھلتے ہیں۔ وطن سرسبز باغوں اور چھوٹے بڑے کھیتوں سے لہلہاتا ہے۔ یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ گویا میرا وطن جنت کی طرح خوبصورت اور ہر دولت سے مالا مال ہے۔

(iii) نظم کے اس آخری بند میں شاعر وطن کے پہاڑوں اور جنگلوں کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان میں سے ہزاروں ندی نالے اور چشمے بہتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ میں اپنے وطن کی خوبیاں کہاں تک بیان کروں۔ یعنی یہ خوبیاں اس قدر زیادہ ہیں کہ میں ان سب کو بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ وہ مختصراً اپنے وطن کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسے دیکھ کر جنت کا دروازہ جیسا گمان ہوتا ہے۔ یہ واقعی جنت سے کم نہیں ہے۔ اور ہر طرح کی خوبیاں اس میں موجود ہیں۔

Urdu 'B'

سوال نمبر ۱: مضامین: کشمیر کی چند پرانی عمارات پر مضمون لکھیے، موبائل فون استعمال کرنے کے فوائد اور نقصانات، وقت کی پابندی
[مضامین نگار اردو یا کسی اور گرامر سے اتاریں]

سوال نمبر ۲: (i) پرنسپل صاحب کے نام درخواست برائے دسمبر ۔۔۔ لکھیے۔
(ii) کتب فروش کے نام کتابیں وغیرہ بھیجنے کے لئے خط لکھیے۔
(iii) پوسٹ ماسٹر کے نام ڈاکیہ کی شکایت کے لئے خط لکھیے۔

سوال نمبر ۳: حروف کی کتنی قسمیں ہیں: نگار اردو سے سارے اقسام وضاحت کے ساتھ اپنی کاپی پر اتاریں۔

سوال نمبر ۴: بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی قسموں کو نگار اردو سے مثالیں دے کر اتاریں

سوال نمبر ۵:- "نظم" اور "ڈرامہ" کا تعارف نگار اردو سے اتاریں۔

سوال نمبر ۶:- غلط اور صحیح جملے نگار اردو سے ا۔ ب۔ پ۔ ت۔ ٹ والے سارے اتاریں

سوال نمبر ۷: محاورات: نگار اردو سے "پ" اور "ت" والے سارے اتاریں

سوال نمبر ۸: واحد جمع: نگار اردو سے (ث، ج، چ، ح، خ، د) والے سارے اتاریں

سوال نمبر ۹: مذکر مونث: نگار اردو سے سارے مذکر مونث اتاریں۔

Urdu A

سبق نمبر ۲۲: عنوان: پولیتھین جن

سوال نمبر ۱: الفاظ معنی: Page-No: 135

سوال نمبر ۲: جوابات:

(۱) گاؤں کے کسان سرپنچ کے صحن میں اسلئے جمع ہوئے تھے کیونکہ وہ سب پریشان تھے کہ ان کے کھیتوں میں پچھلے سال کی طرح اس سال بھی فصل نہیں اُگ پائی ہے۔

(۲) سرپنچ اور کسانوں کے مطابق زمین سے فصل اسلئے نہیں اُگ رہی تھی کیونکہ ان کے کھیتوں پر کسی دیو یا جن کا سایہ تھا۔

(۳) ماہرین نے مٹی کی جانچ کے بعد یہ کہا کہ سرپنچ صاحب آپ کے کھیت بیمار ہو گئے ہیں۔ مٹی میں خطرناک بیماری لگ گئی ہے وہ بھی پالیتھین سے۔

(۴) (i) پولیتھین سے انسانوں میں کینسر جیسی مہلک بیماری لاحق ہو سکتی ہے
(ii) ہم جو کھانے پینے کی اشیاء پولیتھین میں گھر لے کر آتے ہیں اس پالیتھین سے وہ کھانا ہمارے لئے مضر صحت بن جاتا ہے۔
(iii) گلی کوچوں میں پڑے لفافے مویشی نگل جاتے ہیں اور وہ اس کو ہضم نہیں کر پاتے اور پھر وہ دھیرے دھیرے مویشی کے لئے جان لیوا بن جاتا ہے
(iv) پولیتھین جب مٹی کے اندر دھنس جاتا ہے تو وہ وہاں پر بھی نہیں سڑتا اور اس کی وجہ سے زمین کی زرخیزی پر بھی اثر پڑتا ہے

(۷) پولیتھین کی وجہ سے ہمارے آبی ذخیرے نیست و نابود ہو رہے ہیں

Scanned with CamScanner